ضروری مسائل قربانی پر مشتمل ایک عام فہم تحریر

قربانی

فضائل، احکام و مسائل

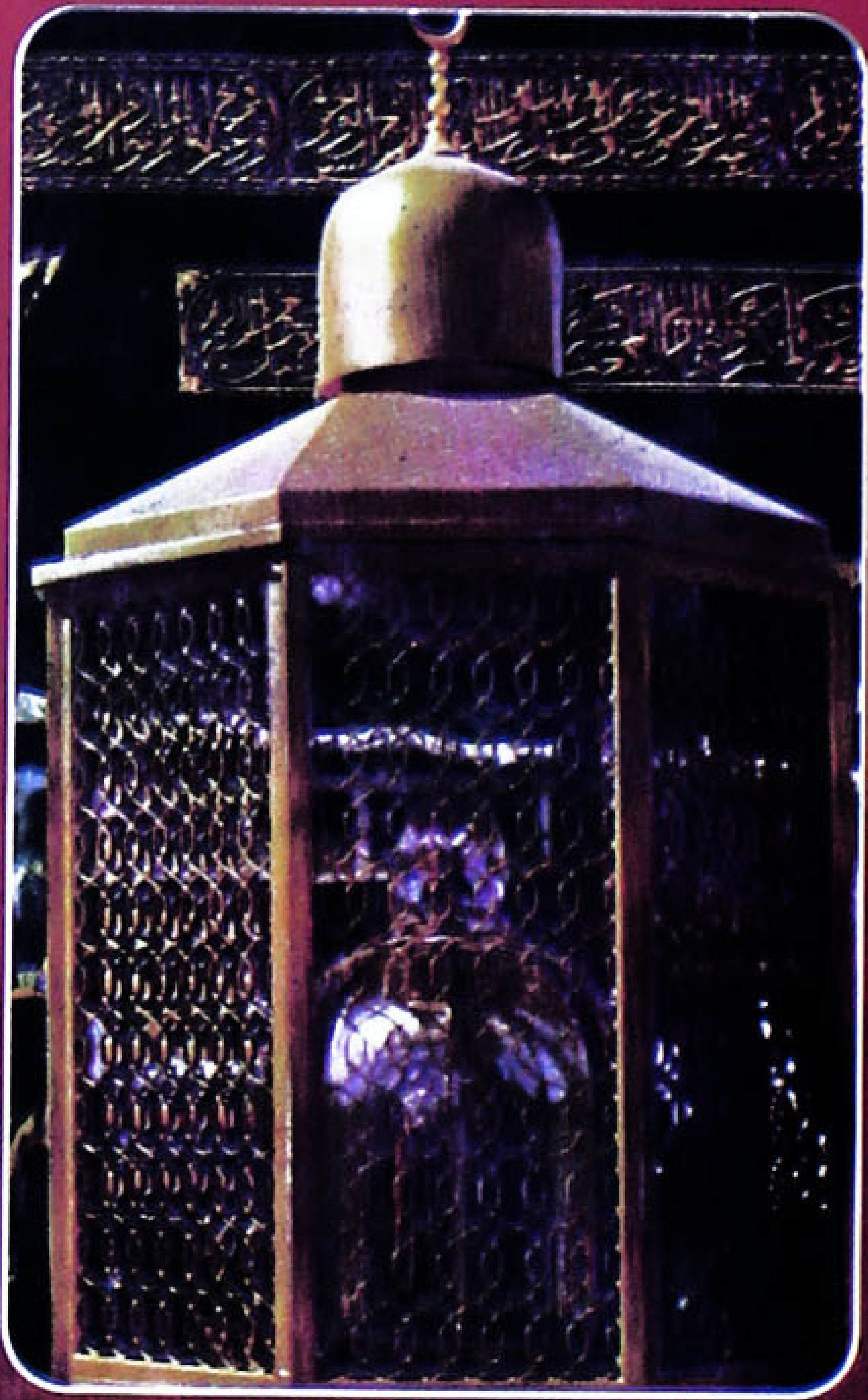

مصنف:

صاحبزادہ سید اسد محمود کاظمی

گولڈ میڈلسٹ ایم۔اے پنجاب

چیئرمین علماء ومشائخ سپریم کونسل

زیر اہتمام: الحاج اللہ دتہ مدنی

(خادم جامع مسجد قباء چھچیاں)

Mob: 0344-5306967

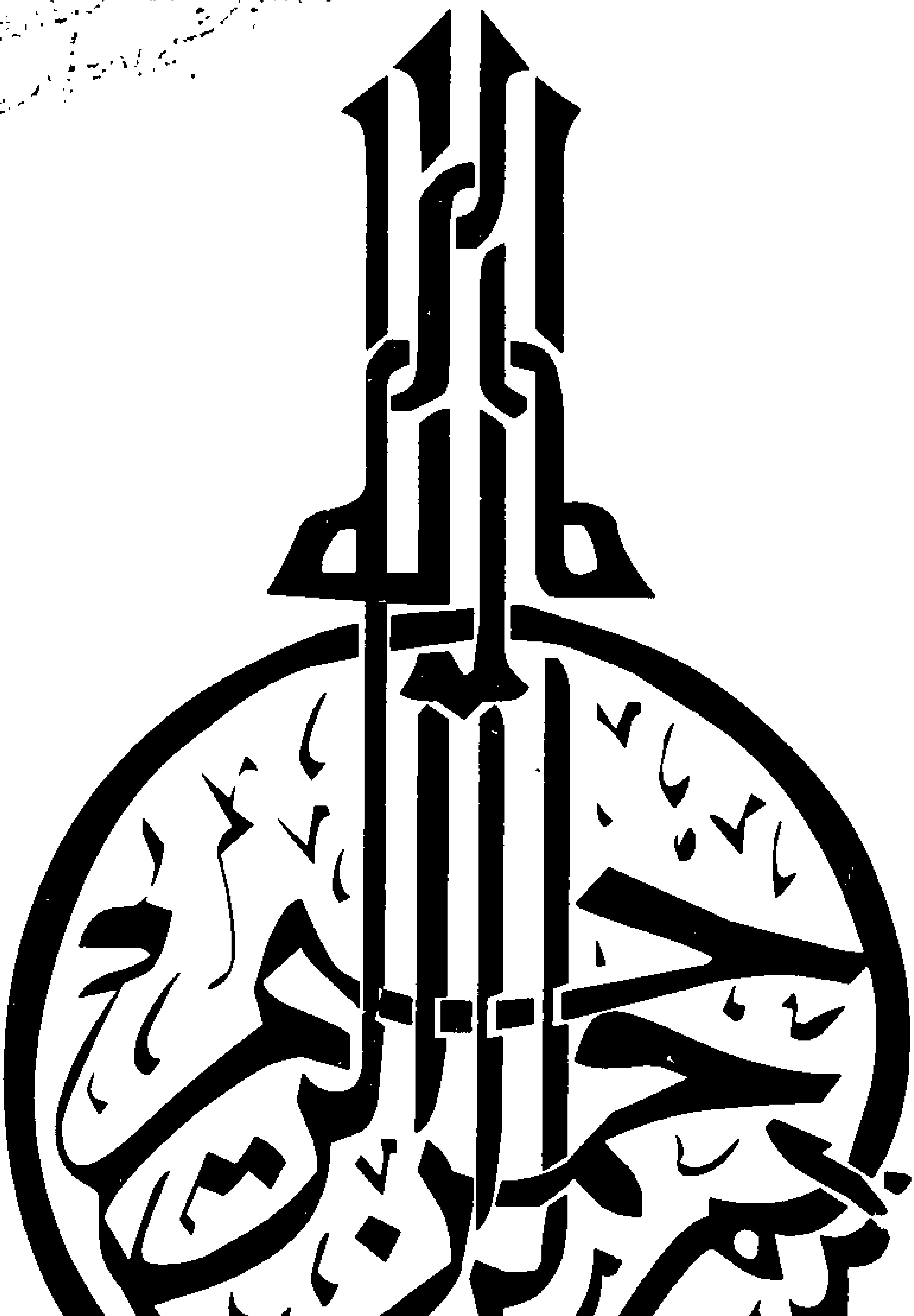
بسم الله الرحمن الرحيم

ضروری مسائل قربانی پر مشتمل ایک عام فہم تحریر

قربانی

فضائل، احکام و مسائل

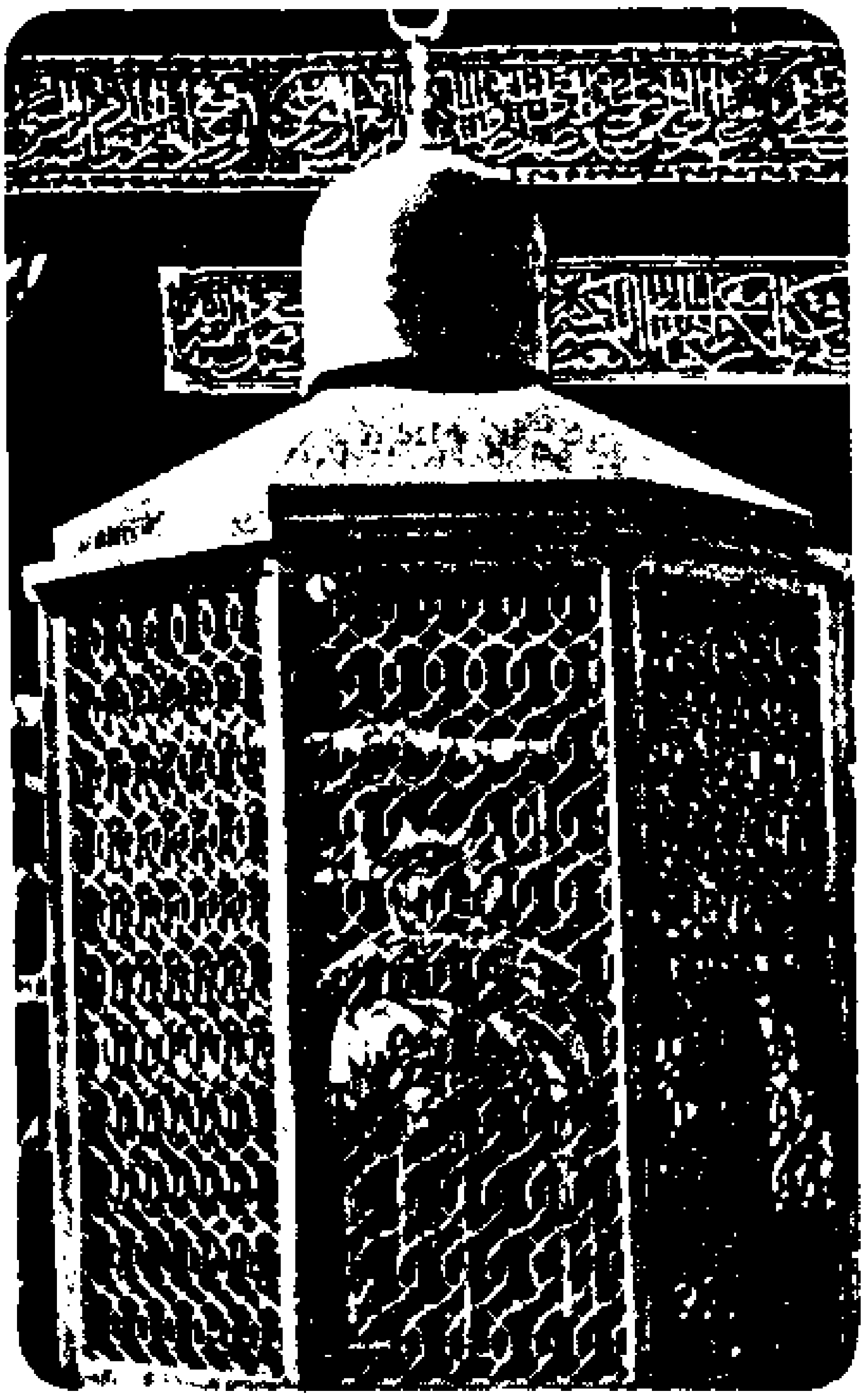

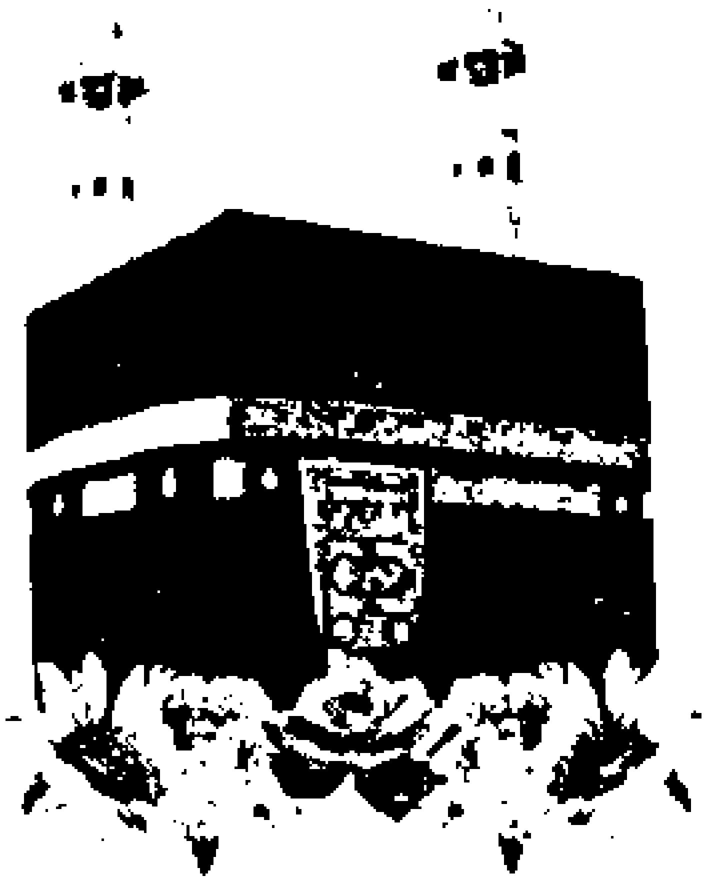

مصنف:

صاحبزادہ سید اسد محمود کاظمی

گولڈ میڈلسٹ ایم۔اے پنجاب

چیئرمین علماء ومشائخ سپریم کونسل

زیر اہتمام: الحاج اللہ دتہ مدنی

(خادم جامع مسجد قباء چھچیاں)

Mob: 0344-5306967

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	قربانی (فضائل، احکام و مسائل)
عنوان	مسائل قربانی
مرتب	پروفیسر سیّد اسد محمود کاظمی
پروف ریڈنگ	علامہ ارشد محمود الغزالی وائس پرنسپل دارالعلوم گلزار حبیب
اشاعت اوّل	فروری 2010ء بمطابق ربیع الاول 1431ھ
کمپوزنگ	علامہ محمد ادریس رضا ناظم ''الرضا دارالاشاعت گلزار حبیب'' میر پور
تعداد	1000
ہدیہ:	-/30 روپے

حسب فرمائش:

چوہدری محمد عاصم قادری عرفانی

صدر بزم غوث الوریٰ میر پور آزاد کشمیر

Mob: 0344-9002958

انتساب

مفکّر اسلام، مفسرّ قرآن، ضیاء الامّت

جسٹس

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہ

کے نام

پروفیسر سید اسد محمود کاظمی

جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف میرپور

آئینہ کتاب

قربانی قرآن وسنت میں	7
قربانی کا شرعی ثبوت	8
قربانی سنت رسول ﷺ	9
قربانی کی فضیلت	11
قربانی اور عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین	13
قربانی کس پر واجب ہے	14
قربانی کس وقت کی جائے	15
قربانی کن کن جانوروں کی کی جائے	16
قربانی کے جانوروں کی عمر کیا ہونی چاہیے	16
کیا قربانی ہر سال واجب ہے	17
قربانی کیا ہے	18
کیا شرائطِ قربانی کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری ہے	18
کیا مقروض پر قربانی ہے	18
کیا بالغ اولاد یا بیوی کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے	19
قربانی کے بجائے جانور یا رقم صدقہ کرنا	19
کیا قربانی میں نیابت درست ہے	19

سات حصوں کی قربانی میں اندازے سے گوشت کی تقسیم	20
اندازے سے تقسیم کے بعد ایک دوسرے کو معاف کرنا	20
جہاں متعدد جگہ عید ہوتی ہو قربانی کب کریں	20
اگر ۱۰ ذوالحج کو عید کی نماز نہ پڑھی گئی	21
قربانی کے ایام گزر گئے لیکن قربانی نہ کر سکا	21
ایک قربانی کا خریدا ہوا جانور اگر دوسرے سال تک رہے	21
اگر کسی نے قربانی کی وصیت کی ہو	22
قربانی کے جانور کے اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں	22
اگر سینگ ٹوٹ جائیں	22
جس جانور میں جنون ہو	22
خصی جانور کی قربانی	23
خارش زدہ جانور کی قربانی	23
بھینگے، اندھے اور کانے جانور کی قربانی	23
لنگڑے جانور کی قربانی	23
جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں	24
خنثی جانور کی قربانی کا حکم	24
بوقت ذبح اگر جانور میں عیب پیدا ہو	24

گم شدہ یا چوری کیا گیا جانور مل جائے	24
بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ	25
قربانی کا گوشت کون کون کھا سکتا ہے	25
قربانی کے گوشت کی تقسیم	25
قربانی اگر منّت کی تھی	26
میت کی طرف سے کی جانیوالی قربانی کے گوشت کی تقسیم	26
چمڑا، رسی، جھول اور گلے کے ہار کا حکم	26
کھال کو اپنے استعمال میں لانا	27
کھال کو فروخت کرنا	27
کھال یا گوشت قصاب کو بطور اجرت دینا	27
دو آدمیوں کا مل کر ذبح کرنا	28
قربانی کی کھال مسجد کے لئے دینا	28
قربانی کی کھال سیّد کو دینا	28
قربانی کرنے کا طریقہ	29
ذبح کرنے سے متعلق ایک اہم مسئلہ	30

قربانی قرآن وسنت میں

قربانی اللہ تبارک وتعالیٰ کے خلیل حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ایک ایسی یادگار ہے۔ جسے امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر قیامت تک کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔۔ حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کا جذبہ ایثار اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اسے ہمیشہ کے لئے یادگار بنادیا۔قربانی ایک اہم عبادت ہے جس کا مقصد مسلمانوں میں جذبہء ایثار اور اخلاص پیدا کرنا ہے۔ قربانی کا یہ عمل خالصۃً اللہ عزّ وجل کے لئے ہونا چاہیے، مگر بدقسمتی سے یہ اہم عبادت بھی اب رسم بنتی جارہی ہے۔خلوص کے بجائے، ریاکاری اور دکھاوا نظر آرہا ہے۔رسائل وجرائد میں نمایاں ہونے کے لئے قربانی کی قیمتیں دوگنی، چوگنی دی جارہی ہیں تاکہ ہماری خبر آجائے۔قربانی کے جانوروں کے ساتھ تصویریں کھنچوائی جارہی ہیں فلم بنوائی جارہی ہے۔گویا قربانی کی روح، حقیقت میں مفقود ہوتی جارہی ہے۔ بقول شاعرِ مشرق حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

؎ رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ وقربانی وحج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

قربانی ایک اہم دینی فریضہ ہے۔جس کو شرعی احکامات کے تابع ادا کیا جائے تو ادا ہوگا وگرنہ روح قربانی حاصل نہ ہوگی۔

اسی ملّی جذبہ ہمدردی کے ساتھ آنے والے صفحات میں قربانی کے فضائل احکام و مسائل کو نہایت ہی اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

قربانی کا شرعی ثبوت

قرآن مجید، برہان رشید میں فرمان الٰہی ہے۔

فصلّ لربك وانحر (الکوثر، آیت ۲، پارہ ۳۰)

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو (کنزالایمان)

مذکورہ آیت مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو دو حکم ارشاد فرمائے ۱۔نماز ۲۔نحر

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں "صل" کے متعلق بعض مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے، نمازِ عید مراد ہے۔ (صدرالافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی، تفسیر خزائن العرفان، صفحہ نمبر ۱۰۸۶، مطبوعہ اتفاق پبلشرز لاہور)

"نحر" کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے مگر جمہور مفسرین نے اس آیت میں "نحر" کو قربانی پر محمول کیا ہے۔چنانچہ علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔

"وقوله فصل لربك وانحر حث علی مراعاۃ هذه الرّکعتین وهما الصلوة و نحر الهدی فانّه لا بد من تعاطیهما فذلك واجب فی کلّ دین و فی کل ملة"

(علامہ راغب اصفہانی ، المفردات فی غرائب القرآن ، ص ۴۸۵)

فصل لربك وانحر میں نماز وقربانی پر ابھارا ہے۔اوران دونوں کوادا کرنا ضروری ہے۔اور یہ ہر ملّت اور ہر دین میں واجب رہی ہیں ۔

قربانی سنتِ رسول ﷺ

قربانی جہاں یادگارِ خلیل اللہ علیہ السلام ہے وہیں یہ سنّت حبیب اللہ ﷺ بھی ہے۔صحیح احادیث سے ثابت ہے۔کہ اللہ کے محبوب ﷺ قربانی اپنے ہاتھ سے فرماتے تھے۔

"عن انس قال ضحّی النبّی صلی الله علیه وآلہٖ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده و سمیّ و کبروَ وَضعَ رجلَه علیٰ صفائحهما"

(صحیح مسلم،جلددوئم،صفحہ 156،کتاب الاضاحی،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمه :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو گندمی رنگ کے سینگ والے مینڈھوں کی اپنے ہاتھ سے قربانی۔آپ ﷺ نے

بسم اللہ پڑھی اور اللہ اکبر کہا اور اپنا قدم مبارک ان کے ایک پہلو پر رکھا۔

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم امر بكبش اقرن يطأ في سواد و يبرك في سواد ينظر في سواد فاتي به ليضحىّ به فقال لها ياعائشة هلمىّ المدية ثمّ قال اشحذيها بحجر ففعلتُ ثُمّ اخذها و اخذ الكبش فاضجعه ثم قال بسم الله اللّهمّ تقبّل من محمد و آل محمد ومن امّة محمد ثم ضحّى

(صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الاضاحی، ص 156، قدیمی کتاب خانہ کراچی)

ترجمه :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ سو قربانی کرنے کے لئے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ، پھر فرمایا اس کو پتھر سے تیز کرو، میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ ﷺ نے چھری لی مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا اور ذبح کرنے لگے پھر فرمایا اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ، محمد ﷺ و آل محمد اور امت محمدیہ کی طرف سے اس کو قبول فرما پھر اس کی قربانی کی۔

ان احادیث سے قربانی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے

کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ یہ وہ خون ہے جو اللہ کی راہ میں بہایا جاتا ہے۔ مگر جب کوئی شخص خود قربانی اچھے طریقے سے کرنا نہ جانتا ہو تو وہ کسی دوسرے کو اجازت دے دے، تب بھی درست ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی دوسرے کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے جس طرح حضور ﷺ نے خود قربانی کر کے اسے اپنے اہل بیت اور اپنی امت کی طرف منسوب فرمایا۔

قربانی کی فضیلت

عن زید ابن ارقم قال قال اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ ماھذہ الاضاحی قال سنّۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فمالنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصّوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ

(انوارالحدیث، باب قربانی، ص ۲۸۸، شبیر برادرز لاہور)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے باپ ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

ﷺ اس میں ہمارے لیے کیا اجر ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔عرض کیا گیا کہ اُون"یارسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے عوض بھی نیکی ملے گی۔

عن عائشة ان رسول اللہ ﷺ قال ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احبّ الی اللہ من اهراق الدم انّه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها و اظلافها وانّ الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا

(انوارالحدیث ،باب قربانی ،صفحہ ۲۸۹،مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ترجمہ:۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم الاضحیٰ کو کسی شخص کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔کیونکہ قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں ،اپنے بالوں اوراپنے کھروں سمیت آئے گا۔اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے پس تم خوشی سے قربانی کرو۔

قربانی اور عمل صحابہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں قربانی کے جانور کو خوب کھلا پلا کر موٹا کر لیا کرتے تھے اور عام مسلمانوں کا یہی قاعدہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

(قربانی قرآن و حدیث میں، صفحہ 26، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا معمول کیا تھا ملاحظہ فرمائیں۔

عن حنش قال رایت علیّا یضحیّ بکبشین فقلت لہ ما ھذ افقال انّ رسول اللہ ﷺ اوصانی ان اضحّی عنہ فانا اضحّی عنہ

(انوارالحدیث، باب قربانی، صفحہ 289، مطبوعہ شبیر برادرز)

حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو دو دنبے ذبح کرتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ میں حضور ﷺ کی جانب سے قربانی کیا کروں۔ میں دوسرا دنبہ حضور ﷺ کی جانب سے قربانی کر رہا ہوں۔

نوٹ:۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے محبت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں یہ عمل بہت مقبول ہے اور اس پر اجر بھی ہے مگر ایک بات ملحوظ رہے کہ ہر وہ آدمی جس پر قربانی واجب ہے وہ اپنی طرف سے قربانی ضرور ادا کرے اپنی ادا کرنے کے ساتھ وہ دوسری قربانی اگر حضور ﷺ کی جانب سے دے گا تو یہ عمل پسندیدہ ہے۔

مگر وہ شخص جس پر قربانی واجب ہے وہ اپنی طرف سے ادا نہ کرے اور کسی اور (والدین، نانا، نانی، دادا، دادی وغیرہ) کی طرف سے قربانی کرے تو اپنی قربانی نہ کرنے کا بار اس کے ذمہ رہے گا۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

ہر مسلمان جو عاقل، بالغ اور مقیم ہو اس پر واجب ہے بشرطیکہ وہ صاحب نصاب ہو فقہ کی مشہور درسی کتاب میں ہے۔

تجب علی حر مسلم مقیم موسر عن نفسه لا عن طفله شا او سبع بدنة

(کنز الدقائق، کتاب الاضحیۃ، صفحہ 320، مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی)

اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان پر قربانی ہے کہ کافر پر نہیں، بالغ پر قربانی ہے نابالغ پر نہیں، عاقل پر قربانی ہے مجنون یا دیوانے پر قربانی نہیں، مقیم پر قربانی

ہے، مسافر پر قربانی نہیں۔ نیز نصاب سے مراد ہے کہ ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر یا اس سے زائد رقم ہو۔

قربانی کس وقت کی جائے

قربانی کا وقت دسویں ذوالحج کی صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ جن آبادیوں میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں جائز ہیں وہاں عید سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تو پھر اس کو دوبارہ کرنا ہوگی۔ اور جہاں جمعہ اور عیدین نہیں پڑھی جاتیں وہاں دسویں ذوالحجہ کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہو سکتی ہے۔ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"اگر دیہات میں نماز عید سے پہلے قربانی کی تو درست ہے کیونکہ گاؤں میں دسویں ذوالحج کی طلوع فجر سے ہی قربانی کا وقت ہو جاتا ہے۔ اور اگر شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کی تو نہ ہوئی بلکہ یہ گوشت کا جانور رہا کیوں کہ شہر میں قربانی کے لئے عید کی نماز کا ہو جانا شرط ہے۔ ایسا ہی فتاوٰی امجدیہ جلد سوئم صفحہ 316 میں ہے اور حضرت علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اوّل وقتها بعد الصلوة ان ذبح فی مصر و بعد طلوع فجر یوم النحر ان ذبح فی غیره

(فتاوٰی فقیہ ملت ،جلد دوئم ،صفحہ 246،مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نوٹ :۔قربانی کے لئے صرف تین دن مخصوص ہیں ۔ 10،11اور12ذوالحج تین دنوں میں کسی بھی وقت قربانی ہوسکتی ہے۔مگرافضل پہلے روز ہے۔نیزقربانی رات کے وقت بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

قربانی کن جانوروں کی،کی جائے؟

اونٹ،اونٹنی ،گائے ،بیل ،بھینس ،بھینسا،بکری ،بکرا،بھیڑ،مینڈھا، دنبہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔بھیڑ،مینڈھا،دنبہ،بکرا،بکری کی قربانی ایک ہی شخص کر سکتا ہے۔جبکہ بقیہ میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورۃ الصدر جانوروں میں نراور مادہ دونوں کی قربانی ہوسکتی ہے۔خنثیٰ جانور یعنی جس میں نراور مادہ دونوں کی علامتیں پائی جائیں اس کی قربانی ناجائز ہے(بہارشریعت)

قربانی کے جانوروں کی عمریں کیا ہونی چاہییں۔

بکرا،بکری ایک ہی سال کے ہونا ضروری ہیں۔جبکہ دنبہ اگر چھے ماہ کا بھی ہومگر دیکھنے میں سال بھر کا محسوس ہو یعنی موٹا تازہ ہوتو وہ بھی جائز ہے گائے اور بھینس دوسال اوراونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیے۔(عامہ کتب فقہ)

کیا قربانی ہر سال لازم ہے؟

عام مشاہدہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قربانی حج کی طرح زندگی میں ایک ہی دفعہ لازم ہے۔اسی لئے یہ سنا گیا ہے کہ ''پچھلی دفعہ میں نے اپنی قربانی کر دی تھی اس لیے اس مرتبہ دادا جان کی طرف سے کروں گا'' جبکہ یہ بات غلط ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح مالکِ نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے زکوٰۃ وفطرانہ واجب ہے ایسے ہی مالک نصاب پر ہر سال قربانی کرنا واجب ہوتا ہے۔تو جس طرح سے دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ وصدقہ فطرادا کرنے سے بری الذمہ نہ ہوگا ایسے ہی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے پر بھی واجب اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔لہذا مالک نصاب ہوتے ہوئے جو ہر سال اپنے نام سے قربانی نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا۔

(قربانی قرآن واحادیث کے آئینے میں، صفحہ 81، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

قربانی کے احکام ومسائل

عظیم فقہی انسائیکلو پیڈیا بہار شریعت سے چند ضروری مسائل ہدیہء قارئین ہیں۔

قربانی کیا ہے؟

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔اور کبھی اس جانور کو اضحیہ کہتے ہیں۔جو ذبح کیا جاتا ہے۔قربانی حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے۔اور نبی کریم ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ارشاد فرمایا

فصلّ لربك وانحر 13 (الکوثر،آیت۲،پارہ۳۰)

کیا شرائط قربانی کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری ہے؟

شرائط قربانی کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے۔مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا۔پھر مسلمان ہو گیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے۔تو اس پر قربانی واجب ہو گی ۔(فتاوٰی عالمگیری)

کیا مقروض پر قربانی ہے؟

ایک شخص پر قرض ہے اور اس کے اموال سے قرض کی مقدار نکال لی جائے تو نصاب باقی نہیں رہتا تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایاّم قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اسے وصول ہوگا تو اس پر قربانی واجب نہیں (فتاوٰی عالمگیری)

کیا بالغ اولاد یا بیوی کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے؟

اگر بالغ لڑکوں یا بیوی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرلے۔ اگران کی اجازت کے بغیر قربانی کردی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا۔ اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کردینا بہتر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری)

اگر قربانی کرنے کے بجائے رقم یا جانور صدقہ کردے تو؟

قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی کرنے کے اس نے اس بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی تو یہ درست نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری)

کیا قربانی میں نیابت درست ہے؟

قربانی میں نیابت ہوسکتی ہے۔ یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر کسی دوسرے کو اجازت دے دی اور اُس نے اِس کے طرف سے ادا کردی تو درست ہے۔ (درِمختار، ردالمحتار)

کیا سات حصوں کی قربانی میں اندازے سے گوشت کی تقسیم درست ہے؟

شرکت میں اگر ایسے جانور کی قربانی ہوئی جس میں سات (7) حصے ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ وزن کر کے تقسیم کیا جائے محض اندازہ سے تقسیم کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اندازے سے تقسیم کرنے میں کسی کو زیادہ ملے گا اور کسی کو کم اور یہ ناجائز ہے۔ (درمختار، ردمحتار)

اندازے سے تقسیم کے بعد ایک دوسرے کو معاف کرنا ؟

اگر گوشت اندازے سے تقسیم کیا اور یہ خیال کی کہ اگر کم وبیش ہوا تو ایک دوسرے کو معاف کر دیں گے تو ایسا کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ یہ حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں (درمختار، ردالمحتار)

جہاں متعدد جگہ عید ہو تو قربانی کب کرے؟

اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ عید ہو جانے کے بعد قربانی جائز ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے تب ہی قربانی کی جائے بلکہ اگر کسی مسجد میں ہوگئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی تب بھی ہو سکتی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

اگر ۱۰ ذوالحج کو عید کی نماز نہ پڑھی گئی؟ (کرفیو کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے)

اگر دسویں ذوالحج کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقتِ نماز جاتا رہے۔ یعنی زوال کا وقت آجائے۔ اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے پہلے بھی ہوسکتی ہے۔ (درمختار)

قربانی کے ایام گزر گئے لیکن قربانی نہ کرسکا تو؟

ایام نحر (قربانی کے دن) گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اس نے نہیں کی تو اب قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی۔ لہذا جانور کو زندہ صدقہ کردے اور اگر اس جانور کو ذبح کرڈالا تو سارا گوشت صدقہ کردے۔ اس میں سے کچھ نہ کھائے۔ اور اگر کچھ کھالیا ہے تو اس کی قیمت صدقہ کرے (فتاوٰی عالمگیری)

ایک قربانی کا خریدا ہو جانور اگر دوسرے سال تک رہے؟

قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آگئی۔ اب یہ چاہتا ہے کہ گذشتہ سال کی قربانی کی قضاء کرلے تو یہ درست نہیں بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کردے (فتاوٰی عالمگیری)

اگر کسی شخص نے قربانی کی وصیت کی ہو؟

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے۔ اور نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بتائی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کر دی جائے۔ یہ وصیت جائز ہے اور بکری قربان کر دینے سے وصیت پوری ہو جائے گی۔ (فتاوٰی عالمگیری)

قربانی کے جانور کے اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں؟

قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیئے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں، جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔ (در مختار، ردالمحتار)

اگر سینگ ٹوٹ جائے تو؟

اگر قربانی کے جانور کے سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اور مینگ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔ (ردالمحتار)

جس جانور میں جنوں ہو؟

جس جانور میں جنون ہے اور اس قدر ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے اور اگر اس حد تک نہیں ہے تو جائز ہے (فتاوٰی عالمگیری)

خصی جانور کی قربانی

خصی جانور یعنی جس کے خصیئے نکال دیئے گئے ہوں اس کی قربانی درست ہے۔اس لئے کہ جانور میں خصی ہونا عیب نہیں بلکہ اس سے گوشت بہتر ہوتا ہے اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے۔فقہا کے نزدیک عیب کی تعریف یہ ہے کہ عیب سے مراد اس چیز کا لاحق ہونا ہے۔جس سے جانور کی قیمت میں کمی آئے اور خصی ہونے سے جانور کی قیمت میں کمی نہیں آتی۔

خارش زدہ جانور کی قربانی

خارش زدہ جانور اگر موٹا تازہ ہے تو اس کی قربانی جائز ہے۔اور اگر اتنا لاغر ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو تو قربانی جائز نہیں ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

بھینگے، اندھے اور کانے جانور کی قربانی

بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے اور اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے اور ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی قربانی بھی ناجائز ہے۔

لنگڑے جانور کی قربانی

لنگڑا جانور جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جا سکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اس کی قربانی جائز نہیں (ہدایہ شریف، فتاوٰی عالمگیری)

جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں

جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے، اور جس جانور کے کان چھوٹے ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری)

خنثٰی جانور کی قربانی کا حکم

خنثٰی جانور وہ ہے جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامتیں موجود ہوں۔ ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ (در مختار)

بوقت ذبح اگر جانور میں عیب پیدا ہو

قربانی کرتے وقت اگر جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا تو یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لیا اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔ (در مختار، ردّ المحتار)

گمشدہ یا چوری کیا گیا جانور مل جائے

اگر قربانی کا جانور گم یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس ایک کو چاہے قربانی کر

دے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانی کرے (درمختار)

بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ

قربانی کے لئے وہ جانور خریدا جس میں سات آدمی حصے دار ہو سکتے ہیں تو ایسے جانور کے شرکاء میں اگر کوئی آدمی بجائے قربانی کے عقیقہ کی نیت سے حصہ ڈال لے تو درست ہے۔ اسلئے کہ قربانی اور عقیقہ دونوں ہی کا مقصد تقرّب الی اللہ ہے۔ (ردالمحتار)

قربانی کا گوشت کون کون کھا سکتا ہے

قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور دوسرے شخص کو خواہ وہ غنی ہو یا فقیر دے سکتا ہے۔ بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے (فتاوی عالمگیری)

قربانی کے گوشت کی تقسیم

مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لے۔ ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے۔ ایک حصہ قریبی عزیزوں کے لئے اور ایک حصہ فقراء کے لئے۔ (فتاوی عالمگیری)

قربانی اگر منت کی تھی

اگر قربانی منّت کی تھی تو اس کا گوشت خود نہیں کھا سکتا۔ نہ ہی اغنیاء کو کھلا سکتا ہے۔ بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔ منّت ماننے والا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ خود بھی نہیں کھا سکتا اور نہ ہی غنی کو کھلا سکتا ہے۔ (زیلعی)

میت کی طرف سے کی جانے والی قربانی کے گوشت کی تقسیم

میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے اور دوست احباب کو کھلائے فقیروں کو دے یہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں کو ہی دے دے۔ کیونکہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اگر میت نے کہہ دیا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔ (ردالمختار)

چمڑا، رسی، جھول اور گلے کے ہار کا حکم

قربانی کا چمڑا، اس کی جھول، رسی اور گلے کا ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ (درمختار)

کھال کو استعمال میں لانا

قربانی کے چمڑے کو خود بھی استعمال میں لاسکتا ہے۔یعنی اسکو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے مثلاً اس کی جانماز بنالے،چھلنی، تھیلی ،مشکیزہ، دسترخوان اور ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کرسکتا ہے۔(درمختار)

کھال کوفروخت کرنا

قربانی کی کھال کوفروخت کر کے رقم اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا۔اور اگرقربانی کی کھال کوروپے کے عوض بیچا،مگراس لئے نہیں بیچا کہ اسے اپنے اوپر یا بال، بچے پرخرچ کرے گا بلکہ اس رقم کوصدقہ کردے گا یارقم مدارس دینیہ میں بھیج دے گا تو ایسا کرنا درست ہے۔(فتاوٰی عالمگیری)

کھال یا گوشت قصاب کوبطوراجرت دینا

قربانی کا چمڑا اس کا گوشت یا اس میں سے کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنیوالے کوبطوراجرت نہیں دے سکتا کہ اس کواجرت پر دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔(درمختار)

دوآدمیوں کامل کرذبح کرنا

اگرقربانی دوسرے سے ذبح کروائی اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کی تو دونوں پر تکبیر پڑھنا واجب ہے۔ایک نے بھی قصداً چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہ لی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں،دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔(در مختار)

قربانی کی کھال مسجد کے لئے

صاحب بہارشریعت فرماتے ہیں کہ قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے(اس کو باقی رکھتے ہوئے)اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کیلئے دے دے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے یاکسی فقیر کو دے دے۔

قربانی کی کھال سیّدکودینا

قربانی کی کھال صحیح العقیدہ سیّدکو دے سکتے ہیں۔اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا قربانی کی کھال کی قیمت سیّدکو دینا جائز ہے یانہیں تو آپ نے جواب دیا''اگرسیّدکودینے کی نیت سے بیچی تو وہ دام سیّدکودے''اس سے معلوم ہوا کہ کھال بھی سیّدکودے سکتے ہیں اور اعلیٰ حضرت دوسرے فتوٰی میں فرماتے ہیں''قربانی کی کھال سادات کرام کو دینا جائز ہے۔''(مسائل عیدالاضحیٰ ازابوالکرم احمدحسین قاسم حیدری)

قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کے مسائل تفصیل سے مذکور ہو چکے ہیں۔ اب مختصر طور پر اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ عوام کیلئے آسانی ہو۔

قربانی کا جانور شرائط کے موافق ہو جو بیان کی گئی ہیں اور ان عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ عمدہ اور فربہ ہو۔ قربانی سے پہلے اسے پانی اور چارہ دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرا ذبح نہ کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنہ پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو بہتر ہے۔

انی وَجّهت ُ وَجهِیَ للّذِی فَطَرالسّموٰت وَالارضَ حنیفاً وماانا مِن المشرکینَ اِنّ َ صلاتی و َنُسُکی و محیایَ و مماتیِ لِلہِ ربِ العلمین لاَ شریکَ لہ و بِذلِک اُمرتُ وانااوّل ُ المسلِمین اللّٰھمّ لکَ ومنکَ بسم اللہِ اللہُ اکبر

یہ دعا پڑھ کر ذبح کر دے اور اگر اپنی طرف سے ذبح کی تو بعد قربانی یہ دعا پڑھے

اللھم تقبّل منّی کما تقبّلتَ مِن خلیلك ابراھیمَ علیه السلام و حبیبك سیّدنا و مولانا محمدِ صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلّم

اور اگر کسی اور کی طرف سے کی تو ''منّی'' کی جگہ ''مِن'' کہ کر اس کا نام لے لے اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں۔ یا کم سے کم تین کٹ جائیں۔ اتنا زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ تکلیف ہے ۔ پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی جب تک اس کی روح بالکل نہ نکل جائے اس کے نہ ہی پاؤں وغیرہ کاٹیں اور نہ ہی کھال اتاریں۔

ذبح سے متعلق ایک اہم مسئلہ

قربانی جس میں تقرّب الی اللہ کی نیت بھی ہے سرمایہ بھی خرچ ہوا۔ قربانی کے جانور کا خیال بھی رکھا۔ اتنی محنت کرنے کے بعد بعض اوقات ذبح کے وقت تھوڑی سی بے احتیاطی سے ساری محنت رائیگاں جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے عوام الناس کے استفادہ کے لئے ذبح سے متعلق ایک اہم مسئلہ کی توضیح پیش کی جاتی ہے۔ ذبح کے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قربانی کے جانور کی چار رگیں ہیں۔

۱:حلقوم (سانس کی نالی) ۲: مرّی (خوراک کی نالی) ۳۔۴:ودجین (حلقوم کے پاس خون کی دو نالیاں)

بوقت ذبح یہ چاروں رگیں کاٹی جائیں۔اور اگر چار میں سے تین بھی کاٹ دی گئیں تو جانور حلال ہوگا۔ (کنز الدقائق، ہدایہ شریف)

صاحب کنز فرماتے ہیں۔

والمذبح المری ء الحلقوم والودجان

"یعنی وہ مقام جہاں سے ذبح کرنا ہے۔وہ مری، حلقوم اور ودجان ہیں۔"

جب مقام ذبح کا تعین ہوگیا تو اب جان لیجئے کہ ذبح کے عمل میں جانور کے تناؤ کی وجہ سے بعض اوقات یہ رگیں سینہ کی طرف رہ جاتی ہیں اور بوقت ذبح نہیں کٹتیں ایسی صورت میں ذبیحہ درست نہ ہوگا۔ذبیحہ اس صورت میں درست ہوگا کہ عقدہ (یعنی کہنڈی) سر کی طرف رہے نہ کہ سینے کی طرف۔

پروفیسر سیّد اسد محمود کاظمی

0345-9731968

مصنف کی تحقیقی
علمی، فکری وادبی تصانیف

محبت مصطفیٰ ﷺ
کے عنوان پر
شاہراہ جنت
ایک ایمان افروز
تصنیف

خصائص مصطفیٰ ﷺ
سیرت طیبہ کے عنوان پر
ایک خوبصورت تحقیقی مجموعہ

چمنستان کرم
(زیر طبع)
پنجتن پاک کی قابل رشک وقابل اتباع
سیرت طیبہ کے چند اہم نقوش

جشن
عید میلاد النبی ﷺ
(آئینہ تحقیق میں)
دلیل وبرہان کے زیر سایہ لکھی جانے
والی ایک علمی تحقیق

انتخاب کاظمی
اسلام کے دلچسپ، اثر آفریں، وجد آفریں
اہم واقعات پر مشتمل ادبی کاوش

ملت کا نگہبان
(زیر طبع)
آبروئے اہل سنت امام احمد رضا خان
فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
کی خدمات اسلام کا حسین تذکرہ

مصنف کی تحقیقی
علمی، فکری و ادبی تصانیف

محبت مصطفیٰ ﷺ
کے عنوان پر
شاہراہ جنت
ایک ایمان افروز
تصنیف

خصائص مصطفیٰ ﷺ
سیرت طیبہ کے عنوان پر
ایک خوبصورت تحقیقی مجموعہ

چمنستان کرم
(زیر طبع)
پنجتن پاک کی قابل رشک و قابل اتباع
سیرت طیبہ کے چند اہم نقوش

جشن
عید میلاد النبی ﷺ
(آئینہ تحقیق میں)
دلیل و برہان کے زیر سایہ لکھی جانے
والی ایک علمی تحقیق

انتخاب کاظمی
[illegible] اسلام کے دلچسپ، اثر آفریں، وجد آفریں
اہم واقعات پر مشتمل ادبی کاوش

ملت کا نگہبان
(زیر طبع)
آبروئے اہل سنت امام احمد رضا خان
فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
کی خدمات اسلام کا حسین تذکرہ